خطبۂ صدارت

۱۸واں سیمینار آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ
منعقدہ بھوپال، بتاریخ ۲۹-۳۰ر اپریل و یکم رمئی ۲۰۰۵ء

زیر اہتمام

دار العلوم تاج المساجد، بھوپال

از

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ العالی
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

ناشر

مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، نئی دہلی

www.abulhasanalinadwi.org

الحمد لله رب العالمين ، و الصلاة و السلام علىٰ سيد الأنبياء و إمام المرسلين ، محمد بن عبد الله الأمين ، و علىٰ آله و صحبه أجمعين ، و من تبعهم بإحسان و دعا بدعوتهم إلى يوم الدين ، أما بعد :

محترم حضرات!

میں آپ سب دوستوں اور اسلام اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ وبقاء کے لئے مخلصانہ جذبات کے حامل فرزندوں کو اس اجلاس میں خوش آمدید کہتا ہوں، اس میں آپ ملت اسلامیہ ہندیہ کے عزت ووقار اور اس کی شریعت حقہ کے تحفظ کو یقینی بنانے کے جذبہ کے ساتھ بلند مقصد کی تکمیل کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ ہماری ملت اسلامیہ ہندیہ کو ملک کی دیگر اقلیتوں کے مقابلہ میں الحمد للہ یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک تو اپنی شریعت کے معاملہ میں خود کفیل ہے، اور دوسرے یہ کہ اس نے اپنی شریعت اسلامیہ میں خود کفیل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے ملی تشخص کے بقاء کے لئے اپنا ایک مشترکہ پلیٹ فارم بنا رکھا ہے، جس نے اس وقت تک ۳۳ سالہ مدت میں کئی اہم مشکلات کو حل کیا ہے، اور شریعت کے تحفظ کے مسئلہ کو قوت پہنچائی ہے۔

حضرات!

۳۳ سال کی مدت ایسی مدت ہوتی ہے کہ جس میں کسی بھی امت اور سوسائٹی میں دینی وملی ذمہ داریاں ایک نسل سے منتقل ہوکر دوسری نسل کے کاندھوں پر

www.abulhasanalinadwi.org

آجاتی ہیں یہ ایک لائق فکر وتوجہ معاملہ ہوتا ہے، کیونکہ اس میں بعض وقت زندگی میں تبدیلیوں کی وجہ سے حالات میں خلل پڑ جاتا ہے، اور توجہات میں فرق بھی آجاتا ہے، لیکن ہمارا آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ جس جذبہ اور فکرمندی کے ساتھ ملت کی نصرت اور شریعت کے تحفظ کے لئے میدان عمل میں آیا تھا وہ اس میں اپنے اولین خدمت گاروں کے نقش قدم پر ہی چل رہا ہے۔ حالات کے فرق کے لحاظ سے اس پر جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے، اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ اس کے ارکان باوجود اپنے متنوع مسلکوں اور گروپوں کے نمائندے ہونے کے بورڈ کے مقصد اور لائحۂ عمل پر متفق اور آپس میں تعاون کے ساتھ عمل پیرا ہیں، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آپسی تعاون کے طریقۂ کار پر کاربند ہیں، اور اگر کسی کو بورڈ کے ذمہ داروں اور عہدہ داروں کی کارکردگی پر کوئی کمی یا کمزوری محسوس ہوتی ہے تو وہ خیر خواہی کے جذبہ سے ذمہ داروں کو توجہ دلاتا ہے، اور ذمہ داروں کی طرف سے قابل توجہ پہلو کی طرف توجہ بھی کی جاتی ہے۔ الحمد للہ بورڈ کے ارکان وسعت قلبی اور تعاون سے کام لیتے ہیں، جس کو ذمہ داران بورڈ تشکر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

بورڈ کے باہر کے بعض لوگ بورڈ کی کارکردگی پر بعض وقت جو اعتراضات کرتے ہیں، وہ عموماً صحیح معلومات کے نہ ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں، اس کے باوجود بورڈ نے ان کو بھی اپنی توجہ سے باہر نہیں رکھا، اور ان میں سے جس بات سے کچھ فائدہ اٹھانے کی ضرورت محسوس کی فائدہ اٹھایا۔

حضرات!

ملت اسلامیہ جن ملکوں میں اکثریت کی حیثیت رکھتی ہے وہاں ملت کے

www.abulhasanalinadwi.org

دانشوروں کو عوامی سطح پر کچھ بڑی ذمہ داری انجام دینے کی ضرورت نہیں پڑتی، لیکن جہاں ملت اقلیت میں ہوتی ہے وہاں ان کو ملی اور مذہبی معاملات میں عوامی تعاون و مشارکت کے ذریعہ بڑی ذمہ داری انجام دینی ہوتی ہے، اور اس میں کوتاہی کرنے سے ملی سطح پر نقصان ہوتا ہے، اور اس ضرورت کے لئے اگر مشترکہ پلیٹ فارم قائم کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ہماری ملت اسلامیہ نے کیا ہے۔ تو یہ ملت کے لئے بڑی فال نیک بات ہوتی ہے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ایسے کسی بھی اتحاد کے ارکان کے درمیان سوچنے اور نتیجہ نکالنے کے انداز الگ الگ ہو سکتے ہیں، کیونکہ ایسے اتحاد میں مختلف نقطہ ہائے نظر کے افراد اور مختلف جماعتوں کے نمائندے ہوتے ہیں، لیکن ملت کے مشترکہ مفاد کی خاطر ان کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ نقطۂ نظر کے اپنے اس اختلاف کو آپسی ٹکراؤ اور نقصان دہ اختلاف کی منزل تک نہ پہنچنے دیں۔ اس بات کے لئے دور اندیشی اور کچھ صبر و برداشت کا مزاج اپنانا ضروری ہوتا ہے۔ انسان جیتی جاگتی مخلوق ہے، جمادات کی طرح نہیں ہے، انسان میں احساسات و جذبات کا فرق ہوتا ہے، لیکن انسان کی یہ خوبی ہے کہ اس فرق کے باوجود آپس میں اشتراک و تعاون کے ساتھ بلند مقصد کے لئے کام کرتا ہے، اور الحمد للہ ہمارے بورڈ کے ارکان بڑی حد تک اسی پر کاربند ہیں۔

حضرات!

معاشرتی زندگی میں سب سے اہم مسئلہ جو لوگوں کے ذہنوں کو بہت زیادہ متوجہ کر رہا ہے وہ ازدواجی زندگی کے معاملات اور نسل انسانی کے سلسلہ میں جدید تمدنی خیالات ہیں، ازدواجی زندگی کے اصول وضوابط اور حقوق و فرائض کے سلسلہ

میں اسلامی شریعت نے بہت محکم اور واضح ہدایات دی ہیں، ان ہدایات کے باوجود اگر کچھ معاملات پریشانی کا باعث بنتے ہیں تو وہ زیادہ تر شریعت کی ہدایات کو نظر انداز کرنے یا ان سے ناواقفیت کی بنا پر ہوتے ہیں، اور ماحول کے بگڑے ہوئے حالات میں مبتلا ہو جانے کی وجہ سے پیش آتے ہیں، اگر شریعت کی واضح ہدایات پر عمل کیا جائے تو یہ معاملات پیش نہ آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے بیوی پر شوہر کے حقوق عائد کئے ہیں اور شوہر پر بیوی کے حقوق عائد کئے ہیں، ان حقوق کی ادائیگی نہ کرنے سے جو مشکلات اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان کی ذمہ داری شریعت پر نہیں ہے، وہ خود کوتاہی کرنے والوں کی کوتاہی کا نتیجہ ہوتی ہیں، لہذا شریعت کے احکام میں کسی تغیر کی نہ ضرورت ہے اور نہ اس کا کوئی جواز ہے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ شریعت کا حکم معلوم کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ شریعت اسلامی پروردگار عالم کی طرف سے ہے، اور وہ پوری طرح محکم اور ضرورت اور مصلحت انسانی کے مطابق ہے۔

طلاق کے سلسلہ میں جو باتیں کچھ دنوں سے کہی جانے لگی ہیں وہ شریعت کی رہنمائی کو نہ جاننے یا اس کو نظر انداز کر دینے کی بنا پر کہی جاتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے عورت اور مرد میں ان کے اندرون اور بیرون کے لحاظ سے جو فرق رکھا ہے اس فرق کے لحاظ سے احکام میں بھی فرق رکھا ہے، دونوں کے درمیان جو فرق ہے وہ فطری ہے، اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مرد کو اس کی ذمہ داریوں کی بنا پر عورت کے مقابلہ میں سینیر کی حیثیت دی گئی ہے اور عورت کو جونیر کی۔ اسی فرق سے ان کے معاملات رکھے گئے ہیں۔ اس کو کسی کی برتری اور کمتری سمجھنا مناسب بات نہیں ہے، عزت وشرافت کے لحاظ سے دونوں کو یکساں حق دیا گیا ہے۔ ان کے معاملات

www.abulhasanalinadwi.org

کے فرق کے لحاظ سے اور انتظامی طور پر ان میں جو فرق رکھا گیا ہے، اس فرق کو نباہنا ضروری ہے۔

اور جہاں تک نسل انسانی کے بڑھنے سے معاشی بنیاد پر خوف کھانے کی بات ہے تو یہ اسلامی نقطۂ نظر کی رو سے غلط ہے، اللہ تعالیٰ نے صاف صاف کہہ دیا ہے ﴿ و لا تقتلوا أولادكم خشية إملاق ، نحن نرزقهم و إياكم ﴾ (سورہ بنی اسرائیل: ٣١) کہ اپنے بچوں کو ختم نہ کرو فقر کے خوف کی وجہ سے، ہم ان کو بھی کھلاتے ہیں اور تم کو بھی کھلاتے ہیں۔ اس لحاظ سے خاندانی منصوبہ بندی کی بات کرنا صحیح نہیں ہے، اور بورڈ کا مسلک یہی ہے جس پر سارے علماء دین متفق ہیں۔ کسی کی رائے اس میں اگر کچھ الگ ہے تو وہ اس کی ذاتی رائے ہے۔ البتہ شریعت میں اس بات کی گنجائش رکھی گئی ہے کہ عورت کی صحت کے لحاظ سے اور زندگی کے خطرات محسوس کرنے پر مناسب طبی مصلحت کو اختیار کیا جاسکتا ہے، ایسی صورت حال میں کسی کو ضرورت ہو تو وہ معتبر اور ثقہ عالم دین یا دار الافتاء سے شریعت کی اجازت معلوم کر کے عمل کر سکتا ہے، لیکن اس کو کوئی عام طریقۂ کار نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

شریعت کے معاملہ میں شریعت کا حکم معلوم کر کے اسی کے مطابق عمل کرنا ہی مسلمان پر فرض ہے، تمدن، ترقی یا سماج میں پھیلے ہوئے رسوم و رواج کی بنیاد پر شریعت کے بتائے ہوئے طریقہ کو بدلا نہیں جاسکتا ہے، اور بورڈ کا مقصد شریعت کا تحفظ ہے نہ کہ اس میں کسی تغیر یا تبدیلی کا مسئلہ۔ اس لئے شریعت کے احکام کے سلسلہ میں بورڈ سے کسی نئی بات کا تقاضہ کرنا کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرات!

خواتین کے ساتھ مردوں کی طرف سے زیادتی کرنے کی جو بات کہی جاتی ہے، اور اس کے لئے بورڈ سے شریعت کے دائرہ میں بھی کچھ ردو بدل کرنے کی خواہش ظاہر کی جاتی ہے، اس کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رکھنے کی ہے کہ خواتین کے ساتھ زیادتی کو روکنے کے لئے خود اسلامی تعلیمات میں سخت ہدایات ہیں، جو لوگ اسلامی تعلیمات کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اس کا حل شریعت میں نہ کوئی تبدیلی کرنے میں ہے اور نہ اسلامی تعلیمات کے متعلق شک وشبہہ کرنے میں۔ اس کا حل مسلمانوں کو اس بات کی تاکید کرنے میں ہے کہ اپنے معاشرتی مسائل میں اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔

حضرات!

بورڈ کے سلسلہ میں ایک یہ بات بھی عرض کرنا ہے کہ بورڈ نے اصلاً مسلمانوں کے بنیادی اور متفقہ معاملات ہی کو اپنا موضوع بنایا ہے، مسلمانوں کے مختلف مسالک اور گروپوں کے درمیان جو اختلافی پہلو ہیں بورڈ اپنے کو ان سے الگ رکھتے ہوئے ان کے معاملات ان مسلکوں کے ذمہ داروں پر ہی چھوڑتا ہے، ان میں وہ کسی کے حق میں فریق نہیں بننا چاہتا ہے، اور اسی میں بورڈ کی وحدت اور مشترک تعاون کا راز پوشیدہ ہے۔ بورڈ نے شریعت اسلامی کے بنیادی مسائل اور تحفظ شریعت کو ہی اپنا بنیادی مقصد بنایا ہے، اور اس تحفظ کے لئے بورڈ کے ذمہ داروں نے متعدد مشکل مسائل کے حل کی کوشش کی، اور کامیابی حاصل کی، اور اس سلسلہ میں ہمارے پیش رووں نے بڑی بلند ہمتی اور بڑی حکمت عملی کا ثبوت دیا، ان کی ان کامیاب کوششوں سے بورڈ کا وقار بڑھا۔ لیکن دنیا تغیر پذیر ہے، حالات

www.abulhasanalinadwi.org

کروٹ بھی لیتے ہیں، اور مسائل بھی نئے ابھرتے ہیں، اس سے بورڈ کو چوکنا اور ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ الحمدللہ بورڈ نے اس سلسلہ میں جن تدابیر کی ضرورت سمجھی، اور جن معاملات کو توجہ کا زیادہ طالب پایا ان کی فکر کی، لیکن بورڈ کے پاس میڈیا یا اپنا کوئی ذریعہ نہیں ہے، اس لئے بورڈ کی توجہ اور کارکردگی کی تفصیل اور وضاحت عام نہیں ہوسکی، اور کچھ لوگوں میں ناواقفیت کی بنا پر بورڈ کی کارکردگی میں کمزوری اور کوتاہی کا احساس پیدا ہوا۔ اب بورڈ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے ارکان اور ہمدردوں کے سامنے وقفہ وقفہ سے اپنی کوششوں اور کارکردگی سے واقفیت کرانے کا خبر رساں ذریعہ بھی اختیار کرے گا، انشاء اللہ اس سے وقتاً فوقتاً پیدا ہونے والی بدگمانیوں کا ازالہ ہوگا۔

بورڈ کے پیش نظر مسلمانوں کے ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کا جو اصل اور بنیادی کام ہے، وہ دو پہلو رکھتا ہے، ایک داخلی اور ایک خارجی۔ خارجی پہلو تو یہ ہے کہ باہر سے کسی حکومت، یا کسی عدالتی ادارہ یا اکثریت کی طرف سے اگر ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کو کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو اس کا مقابلہ کرے، لیکن یہ مقابلہ دستور کے دائرہ میں رہتے ہوئے اور جمہوری طریقۂ کار سے کیا جانا ہے، اور الحمدللہ گذشتہ مدت میں اسی طریقۂ کار سے فائدہ حاصل ہوا اور متعدد اہم قانونی معاملات مناسب طریقہ سے حل ہوئے۔ اب قانونی سطح کے ایسے معاملات کو چیک کرنے کے لئے اور ان کی درستگی کے لئے مناسب طریقۂ کار تجویز کرنے کے لئے بورڈ نے باقاعدہ لیگل کمیٹی کی تشکیل بھی کردی ہے، جو حکومت وعدالت کے دائروں میں ملی تشخص اور شریعت اسلامیہ کے تحفظ کو وقتاً فوقتاً اٹھنے والے خطرات کا جائزہ لیتی رہے، اور ضروری کارروائی کرے، اس کمیٹی کی اس طرح کی

تشکیل تو ابھی قریبی مدت میں ہوئی ہے، لیکن اس کی اس تشکیل سے پہلے بھی اس کا کام کمیٹی ہی کے طرز پر مخلص قانون داں حضرات ہر موقع پر کرتے رہے ہیں، اور اب انشاء اللہ مزید باقاعدہ انداز میں کیا کریں گے۔

ملت کے تشخص اور شریعت کے تحفظ کا دوسرا پہلو داخلی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جس بات کا مطالبہ ہم دوسروں سے کرتے ہیں، اس کو ملت کے اندر بھی عمل میں آنا چاہئے، مسلمانوں کے معاشروں میں بہت سی ایسی رسمیں اور عادتیں اختیار کر لی گئی ہیں جن میں ایک طرف تو ایک دوسرے کے ساتھ ظلم وزیادتی کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں، جو زیادہ تر ازدواجی معاملات میں اور آپس کے حقوق کی صحیح ادائیگی میں پیش آتی ہیں، ان میں عام طور پر ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق پر ظلم و زیادتی کا عمل پایا جاتا ہے، مثلاً مہر کی عدم ادائیگی، کسی بات پر ناراض ہو کر بغیر شریعت کا حکم معلوم کئے طلاق میں جلدی، اور نکاح کے موقع پر بیجا اسراف، اور جہیز کے نام سے نامناسب بار ڈالنا، نیز بیوی کی طرف سے شوہر کے ساتھ شریعت کے بتائے طریقہ سے معاملہ نہ رکھنا اور من مانا طریقہ اختیار کرنا۔ ان ہی باتوں سے معاشرہ میں کشمکش اور ٹکراؤ کی صورت بنتی ہے جو معاشرتی لحاظ سے بھی غیر مناسب ہے، اور شریعت اسلامی کی خلاف ورزی بھی ہوتی ہے جو ایک طرف رب العالمین کی ناراضگی کا باعث ہے، اور دوسری طرف اس سے اسلام کی بدنامی ہوتی ہے اور مسلمانوں کی شبیہ غیروں میں خراب ہوتی ہے۔

بورڈ نے ان خامیوں کی اصلاح کے لئے پہلے ہی سے مہم چلانے کا پروگرام بنا رکھا ہے، اور اب اس کو مزید مستحکم اور منظم کیا جا رہا ہے، اور اس کو ایک مرکزی کمیٹی کی نگرانی میں رکھا گیا ہے، اور اس کی علاقائی کمیٹیاں بھی بنائی گئی ہیں، جو مسلم معاشرہ

www.abulhasanalinadwi.org

کے اندر اپنے دائرۂ عمل کے لحاظ سے اصلاح کی ضرورت بتائیں اور لوگوں میں معاشرہ کے عیوب اور غیر شرعی طور وطریق کی خرابیاں اجاگر کریں، اوران کی اصلاح کی تدابیر پر غور کریں، الحمد للہ اس کمیٹی نے اپنے دائرہ میں خاصا کام کیا ہے، اب مزید اضافہ کی طرف توجہ دی جارہی ہے۔

اسی طرح مسلم معاشرہ میں شرعی معاملات کے سلسلہ میں جو نزاعات پیدا ہوتے رہتے ہیں، عام طور پر ان کے حل کے لئے حکومت کے عدالتی اداروں کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، جس میں شرعی بنیاد پر نتیجہ نکلنے کی امید کم ہوتی ہے، اس کے حل کے لئے بورڈ نے شرعی پنچائت کے طور پر دار القضاء کے ادارے جگہ جگہ قائم کرنے کو مفید سمجھا۔ یہ دار القضاء شرعی اصولوں کے مطابق نزاعات کو ختم کرنے کی تدابیر اختیار کرتے ہیں، اور نزاعات میں شریعت کی رو سے فیصلہ دیتے ہیں۔ یہ دار القضاء تا حال ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہوئے ہیں اور مزید قائم کئے جارہے ہیں۔ ان دار القضاؤں کو زیادہ توجہ سے اور غور وفکر کے ساتھ فیصلہ کرنا ہوتا ہے، اس لئے ان میں مشاق، تجربہ کار اور شریعت سے واقف عالم ہی کو قاضی بنایا جاتا ہے، اس کے ساتھ اس کی معاونت کے لئے علمی وانتظامی دونوں طرح کے حضرات متعین کئے جاتے ہیں، جگہ کا مناسب انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کام پر خاصے مصارف آتے ہیں، اس لئے دار القضاؤں کے قیام کی رفتار بہت تیز نہیں ہوسکی ہے۔ لیکن الحمد للہ یہ کام بتدریج ہورہا ہے اور اس کے نتائج بھی بڑے اچھے سامنے آرہے ہیں، جو اس کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ رپورٹ کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک ماڈل نکاح نامہ کا مسئلہ کئی سال سے بحث ومباحثہ کا موضوع بنا ہوا تھا، ماڈل نکاح نامہ کی بات یوں سامنے آئی

www.abulhasanalinadwi.org

تھی کہ نکاح کے تعلق سے بہت سے مسائل زوجین کے درمیان پیش آتے ہیں، ان میں پیش آنے والی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ایک مناسب شکل کا نکاح نامہ بنانے کی تجویز بورڈ کے سامنے رکھی گئی، بورڈ نے اس کو قبول کرلیا تھا، لیکن اس کے مختلف پہلوؤں پر مختلف مشورے اور مختلف رائیں سامنے آئیں، اس لئے بورڈ نے نکاح نامہ تیار کرنے میں احتیاط کا رویہ اختیار کیا، اور غور وفکر کے بعد یہ طے کیا کہ اگر کوئی نمونہ تیار کر کے پیش کرنا ضروری ہی ہے تو اس کی تجویز میں صرف متفقہ پہلوؤں پر ہی زور دیا جائے، اور شریعت کے جو بنیادی احکام ہیں ان کو واضح کیا جائے، اور ان پر عمل کرنے کے لئے مناسب ہدایات شامل کر کے ایک نمونہ پیش کردیا جائے۔

ملک میں پہلے سے علاقائی طور پر الگ الگ نکاح نامے جاری ہیں، بورڈ کا یہ نمونہ کا نکاح نامہ ان سے ملتا جلتا اور مزید وضاحت کا ہے، اس لئے علی العموم قابل قبول ہوسکتا ہے، اور یہ ان پر لازمی بھی نہیں ہوگا۔ یہ صرف مثال کے طور پر ہے کہ اس کو جو چاہے اپنا سکتا ہے۔ باقی جو نزاعات نکاح کے کرنے اور نکاح کا تعلق ختم کرنے کے سلسلہ میں پیش آتے ہیں ان کے لئے قائم شدہ اور نئے قائم کئے جانے والے دارالقضاؤں کی طرف رجوع مناسب ہوگا۔

رہا بابری مسجد کا مسئلہ تو وہ اولاً بورڈ کے اصل معاملات میں داخل نہیں تھا، اس کے لئے الگ سے متعدد کمیٹیاں کام کررہی تھیں، لیکن حالات کے خاص حد تک پہنچنے کے بعد وہ مسئلہ بورڈ کے ذمہ کردیا گیا، بورڈ اس کو تحریکی طریقہ کے بجائے عدالتی طریقہ سے حل کرنے کی بقدر استطاعت کوشش کرتا رہا ہے، اور مسئلہ الحمدللہ صحیح انداز سے چل رہا ہے، اور اچھی توقع کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ کے معاملات

www.abulhasanalinadwi.org

کے لئے بورڈ نے الگ سے کمیٹی تشکیل دیدی تھی، وہ برابر دلچسپی لیتی ہے اور اس کی ذمہ داری انجام دے رہی ہے۔

حضرات!

یہ بات دوبارہ عرض کرنا ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں میں چونکہ دینی لحاظ سے مختلف مسلک اور سیاسی لحاظ سے مختلف نقطۂ نظر پائے جاتے ہیں، اور بورڈ نے چونکہ ملت اسلامیہ کے مشترکہ معاملہ یعنی شریعت اسلامی کے تحفظ کو اپنا موضوع بنایا ہے، اور مسلمانوں کے سارے مسالک جو توحید و رسالت اور آخرت پر ایمان رکھنے میں مشترک ہیں، اس مقصد میں شریک ہیں، لہذا بورڈ ان سب کا نمائندہ ہے، اور اس کو یہ سب اپنا نمائندہ سمجھتے بھی ہیں، اور یہی بات تمام مسلکوں کو بورڈ سے جوڑے ہوئے ہے۔ بورڈ دوسرے مسائل کو جن میں آپسی اختلافات ہیں اپنے دائرۂ کار میں نہیں سمجھتا، ان کے لئے مسلمانوں کی الگ الگ جماعتیں ہیں جو اپنے جماعتی مسائل اور اپنے اپنے مخصوص سیاسی نقطۂ نظر کے تحت کام کرتی ہیں، بورڈ ان میں خود دخل دینے کو صحیح نہیں سمجھتا، اور ان مختلف جماعتوں کے لوگوں سے بھی اس بات کی امید رکھتا ہے کہ وہ اپنے مخصوص مسائل میں بورڈ کی طرف سے مشارکت کے طالب نہ ہوں۔

بورڈ کا اختیار کردہ یہ طریقہ ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ سب کو ایک پلیٹ فارم پر متحد رکھا جاسکتا ہے، اور چونکہ شریعت کے تحفظ کا مسئلہ ہی پوری امت کا مشترکہ اور بنیادی مسئلہ ہے، اور اس کی قوت و حفاظت کی ذمہ داری پوری امت کی ذمہ داری ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس ملک میں مسلمانوں کے اقلیت میں ہونے کے باوجود ایک ایسا ادارہ بن گیا ہے جو ملت اسلامیہ کے دین و شریعت اور

www.abulhasanalinadwi.org

اتحاد واشتراک کا نہ صرف یہ کہ ذریعہ بنا، بلکہ تحفظ کے ذرائع اختیار کرنے اور ان کے حسب اقتضا تدابیر اختیار کرنے کا ذریعہ بھی بنا ہے، بورڈ کی اس اجتماعی وحدت کو کسی جزوی فائدہ یا گروہی یا شخصی مصلحت سے نقصان پہونچانے کی کوئی کوشش ہوتی ہے تو وہ ملت کے لئے ایک سانحہ بن سکتی ہے، کیونکہ وحدت آسانی سے قائم نہیں ہوا کرتی، اور قائم ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کا خاص فضل سمجھنا چاہئے، اور اس فضل کی قدر کرنی چاہئے، اور کسی شخصی یا گروہی مصلحت سے اس فضل کو ختم نہیں کرنا چاہئے۔

اس امت کی تاریخ میں ایسے واقعات پیش آئے ہیں کہ ملت کی وحدت میں رخنہ پڑنے سے ملت کو بڑا خمیازہ بھگتنا پڑا ہے۔ ہمارا یہ ملک سیکولر ملک ہے، اس میں دستوری لحاظ سے سب مذہبوں کو اپنی مصلحت کے مطابق کام کرنے کی اجازت ہے، حکومت کی طرف سے مذہبی معاملات میں جانب داری برتنے کی دستور اجازت نہیں دیتا، لہٰذا ہر مذہب کے افراد کو اپنے مذہب کے تحفظ کی فکر خود ہی کرنی ہے، اگر ہماری ملت کی یہ وحدت ٹوٹتی ہے تو مذہب کا مشترکہ تحفظ بھی قابل عمل نہیں رہ جاتا۔ گذشتہ دنوں میں بورڈ کے دائرہ سے باہر کے بعض حضرات نے بورڈ سے اپنی بے اطمینانی کا اظہار کرتے ہوئے بورڈ سے الگ تنظیمیں بنانے کا اقدام کیا، اور ان کے اس اقدام کو خود ان کے مسلک میں سب کی تائید وقبولیت حاصل نہیں ہوئی، اور اس کو ایک انفرادی یا محدود گروہی اقدام قرار دیا گیا۔ لیکن چونکہ اس طرح کے اقدام بورڈ کے ارکان اور ہمدردوں کے دائرہ سے باہر کے بعض افراد کا ہے اس لئے خوشی کی بات ہے کہ اس کا اثر بورڈ پر کوئی زیادہ نہیں پڑتا، بورڈ اپنے ارکان کے ساتھ محفوظ ہے، اور سارے مسلمان مسلکوں کے نمائندے حسب سابق اس میں شریک اور معاون

www.abulhasanalinadwi.org

ہیں، اس لئے بورڈ اپنی ذمہ داریوں کو حسب سابق سکون سے انجام دے رہا ہے، اور اس کا باوقار مقام محفوظ ہے، لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اس سے امت کے باہر کے لوگوں کے سامنے بورڈ کی بے داغ حیثیت کو نقصان پہنچا، کاش کہ بورڈ سے عدم اتفاق کا اظہار کرنے والے اس بات کو سمجھتے کہ امت کو اس بورڈ سے جو وقار حاصل رہا ہے، اس سے بے اطمینانی کا اظہار کر کے انہوں نے درخت کی اس شاخ کو توڑنے کی کوشش کی ہے جس پر وہ خود بیٹھے ہیں، البتہ بورڈ الحمدللہ اپنے مقام پر ہے اور اپنے مطمح نظر کے مطابق کام کر رہا ہے۔

ایک بات بہت قابل توجہ ہے، وہ یہ کہ بورڈ کے ارکان میں سے بعض کو بعض معاملات میں بورڈ کی کارکردگی سے شکایت ہوسکتی ہے، اس لئے کہ سب انسان ہیں اور اصحاب فکر ونظر ہیں، لیکن ان شکایات کو بورڈ کے اندر ہی حل کرنا چاہئے، اعلانیہ طریقہ سے بورڈ کے باہر آزاد میڈیا میں اپنی شکایت پیش کر دینا ایسا عمل ہے کہ اس کے کرنے والے کو، اگر وہ بورڈ کی اہمیت اور افادیت کو سمجھتا ہے، تو اس کے اس عمل سے ملت کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے، اس کو سمجھنا اس کے لئے مشکل نہیں۔ ہم سارے ارکان سے اپیل کرتے ہیں کہ گھر کے اندرونی نظام میں کوئی شکایتی بات ہو تو اس کو باہر سڑک پر اعلان واظہار سے طے کرنا کوئی مفید بات نہیں ہوسکتی، ہمارے ارکان کو بورڈ کی اہمیت وافادیت کا الحمدللہ پورا احساس ہے، لیکن وقتاً فوقتاً بعض حضرات سے اس طرح کی بھول ہو جاتی ہے، بورڈ کے جو ذمہ دار ہیں، بورڈ کی طرف سے ترجمانی کرنا ان ہی کے دائرۂ کار کی بات ہے، اس اصولی بات کا لحاظ رکھنا قرین مصلحت بھی ہے، اور افادیت کا حامل بھی۔ گذشتہ دنوں جو باتیں پیش آئیں ان میں مختلف جگہوں سے اس سلسلہ میں بے احتیاطیاں کی جانے کی طرف

www.abulhasanalinadwi.org

توجہ بھی دلائی گئی ہے۔ حضرات ارکان و معاونین بورڈ سے اس بات کی درخواست ہے کہ میڈیا میں کچھ کہنے میں اس احتیاط کا خیال رکھیں۔

حضرات!

بورڈ کے پیش نظر جو مقصد اور ذمہ داریاں ہیں، ان کے سلسلہ میں یہ چند معروضات و اشارے پیش خدمت کئے گئے ہیں، میری درخواست یہ ہے کہ بورڈ کے کام کے تقاضوں اور دشواریوں دونوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ سب حضرات ذمہ داران بورڈ کے ساتھ بھرپور تعاون دیں، اور بورڈ چونکہ ایک رضا کارانہ اور عوامی ہمدردی پر قائم ادارہ ہے، اس لئے وہ سب کے تعاون کا مستحق ہے، اور سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ ادارہ قائم رہے، اور کسی کو بھی گروہی یا انفرادی مصلحت سے اس کو نقصان نہ پہنچانے دیا جائے، ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا یہ اجلاس انشاءاللہ اپنے سابقہ تجربات اور ہمدردوں کے نیک مشوروں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ منزل کی طرف رواں دواں رہے گا۔ اور ﴿ و اعتصموا بحبل الله جميعاً و لا تفرقوا ﴾ (کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو اور ادھر ادھر متفرق نہ ہو) پر عمل کرتے ہوئے اس ملک کی ملت اسلامیہ اپنے عزم و حوصلہ کا اعلیٰ ثبوت دے گی۔

حضرات!

ہمارا یہ اجلاس وقت کے لحاظ سے کچھ تاخیر سے منعقد ہو رہا ہے، وقت کے لحاظ سے کیرالہ میں دسمبر میں اجلاس منعقد کرنے کی رائے ہوئی تھی، لیکن کیرالہ میں اجلاس کے لئے بورڈ کے تعارف اور اس کی اہمیت کے سلسلہ میں کام پورا نہیں ہو سکا تھا، اس لئے اجلاس کو مؤخر کیا گیا۔ اسی درمیان میں بھوپال کے ہمدردوں اور معاونین کی طرف سے بھوپال میں اجلاس کی دعوت ملی تو اس کو قبول کر لیا گیا کہ

www.abulhasanalinadwi.org

کیرالہ میں اجلاس منعقد کرنے کے لئے وقت درکار ہے، اس طرح بعد میں کیرالہ میں اجلاس وقت پر منعقد کیا جاسکے گا۔

ہم بھوپال کے دوستوں کے جن کی نمائندگی مجلس استقبالیہ کے ذریعہ سامنے ہے، اوران کی کوششوں سے یہ اجلاس منعقد ہورہا ہے، ہم ان کے بہت بہت شکر گذار ہیں، ان میں خاص طور پر حضرت مولانا شاہ محمد سعید میاں صاحب مجددی امیر دارالعلوم تاج المساجد بھوپال، اوران کے معاونین خاص جن میں دارالعلوم تاج المساجد کے منتظمین، اہل شوری اور بھوپال کے مختلف حلقوں کی نمائندہ شخصیتیں اوراہل فکرودانش جن میں ترجمہ والی مسجد کے سربراہ اوران کے معاونین بھی شامل ہیں، ہم بہت بہت ان کے شکر گزار ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ اس اجلاس سے مفید اور ضرورت کے مطابق تجاویز اور فیصلے سامنے آئیں گے، اوران سے ملت اسلامیہ ہندیہ کو فائدہ پہنچے گا۔ اللہ تعالیٰ سے ہماری دعاء ہے کہ ان کوششوں کو جو ملت کے مفاد کے لئے ہیں قبول فرمائے، اوراپنی رضا کے حصول کی سعادت عطا فرمائے۔ میں اسی کے ساتھ ساتھ بورڈ کے تنظیمی ذمہ داروں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کی فکرمندی اور کوشش سے اجلاس کے انعقاد کی راہ بنی اور یہ اجلاس منعقد ہوا۔ و من اللہ التوفیق، و بنعمتہ تتم الصالحات۔

محمد رابع حسنی ندوی	۱۹/۰۳/۱۴۲۶ھ
صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ	۲۹/۰۴/۲۰۰۵ء

www.abulhasanalinadwi.org